Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

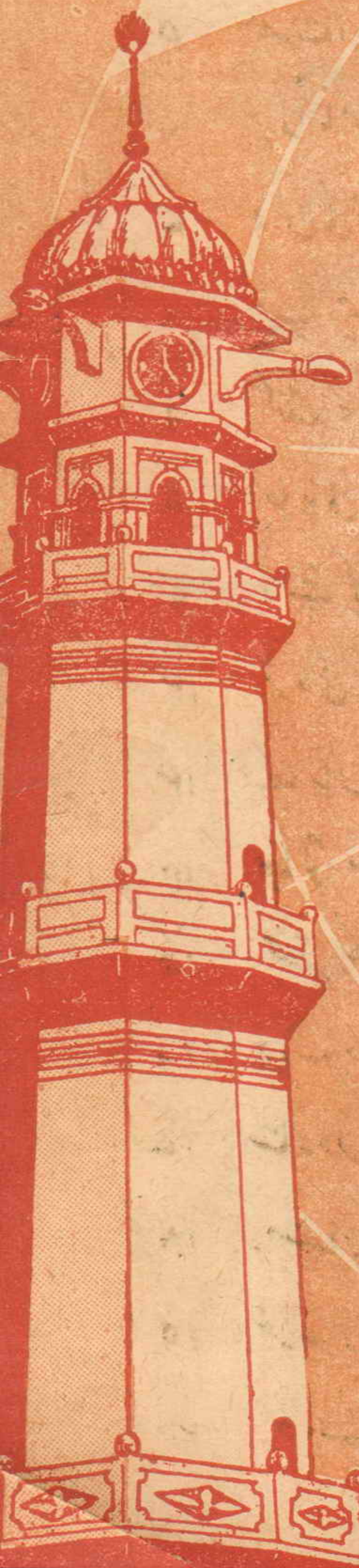

ایڈیٹر

شیخ خورشید احمد

نائب ایڈیٹر

ارشاد بشیر

۱۵—۱ ستمبر ۱۹۵۸

ستمبر
1958

فہرست

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

۱	موسم (اداریہ)	ایڈیٹر	۱
۲	والدین اور سرپرستوں کیلئے (سلسلہ ۲)	ارشاد بشیر	۴
۳	دانتوں کی صفائی (نبیوں کے سردار نے فرمایا)	ملک مبارک احمد خان صاحب	۵
۴	اطفال کا سالانہ اجتماع	ادارہ	۷
۵	حضرت ابراہیمؑ کے تین سفر (قسط دوم)	حکیم عبداللطیف صاحب شاہدؔ	۹
۶	چند ماموں کی شادی (نظم)	شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری	۱۳
۷	وطن کی خاطر (قسط دوم)	نعیم قدسی	۱۴
۸	جب ہم اس دنیا میں آئے	امۃ الحفیظ رحیلہؔ	۱۷
۹	کنڈر گارٹن مدرسہ	انتخاب	۱۹
۱۰	جاپانی	حاجی غلام محی الدین صاحب صادقؔ	۲۰
۱۱	اپنے کچھ حالات کہوں (نظم)	زاہد منظور	۲۳
۱۲	برما کی تجارت	ہر بینس لعل بولاؔ	۲۵
۱۳	کہانیاں ہی کہانیاں	متفرق	۲۹
۱۴	بھالو میاں (راستہ بتایئے)	زکیہ قزدین قمرؔ	۳۲
۱۵	مختصر مگر دلچسپ	متفرق	۳۳
۱۶	جواب دیجئے	مرتبہ مودود احمد خان	۳۵
۱۷	ستاروں کو دیکھ کر (نظم)	شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری	۳۶
۱۸	پہیلیاں	سلمان مسعود	۳۷
۱۹	خریداران تشحیذ کے لئے	مینجر	۴۰
۲۰	دعا (نظم)	عبدالحمید خان شوقؔ	سرورق

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۴-۲۵-۲۶-اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اپنے دلچسپ۔ مفید اور تربیتی پروگرام کے لحاظ سے اطفال کا یہ اجتماع انفرادی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوتے ہیں۔ جیتنے والوں کو انعام ملتے ہیں۔ تربیتی پروگرام کے تحت انہیں اچھی اچھی اور مفید تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔ محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ان سے خطاب فرماتے ہیں۔ بچے رات دن کے جملہ اوقات یہیں گذارتے ہیں۔ خود ساختہ خیموں میں رہتے ہیں۔ اور ایک باقاعدہ تنظیم کے ساتھ مقابلوں اور دوسرے کاموں میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ بچے پورے ذوق وشوق اور دلچسپی کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوں گے۔ اور ان فوائد وبرکات سے مستفید ہوں گے۔ جو اس اجتماع کا خاصہ ہیں۔

ہر طفل کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سالانہ اجتماع کا چندہ ۸۵ر ادا کرے۔ خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو رہا ہو۔ یا شامل نہ ہو رہا ہو۔ مجلس یہ چندہ مرکز کو بھجوا دیگی۔ اخراجات اور انتظام میں سہولت کا تقاضا ہے۔ کہ یہ چندہ اجتماع سے کافی دیر پہلے پہنچ جائے۔ اس لئے ستمبر کے آخر تک سارا چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دینا ضروری ہے۔

اطفال آتے ہوئے اپنے خیمہ کا ضروری سامان (جس کی تفصیل اگست اور ستمبر کے تشحیذ میں دی گئی ہے) ناشتہ کے لئے بھنے ہوئے چنے، موزوں بستر اور کھانے کے لئے برتن ہمراہ لائیں۔ بعض مجالس خیمہ کا ضروری سامان فراہم کئے بغیر یہاں پہنچ جاتی ہیں جس سے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اور مکمل تیاری کے ساتھ اطفال کو اجتماع میں بھجوائیے۔ کھانے کا انتظام مرکز کے سپرد ہوتا ہے۔ اور کسی پریشانی اور بدنظمی کے بغیر ہر طفل کو کھانا مہیا کر دیا جاتا ہے۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

علمی مقابلے (۱) تقریری مقابلہ (۲) تحریری مقابلہ (۳) تلاوتِ قرآن حکیم
(۴) نظم خوانی (۵) عام معلومات (۶) بیت بازی
(۷) آذان (۸) پرچۂ ذہانت (۹) حفظِ قرآن پاک

تقریری مقابلہ:۔ تقریر کے لئے کم از کم چار منٹ اور زیادہ سے زیادہ چھ منٹ دیئے جائیں گے ہر مجلس اپنی طرف سے ایک مقرر بھجوا سکتی ہے۔ تقریری مقابلے کے موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ احمدی بچوں کا مقام اور ان کے فرائض۔
۲۔ اسلام امن کا مذہب ہے۔
۳۔ خلافت ایک قیمتی ورثہ ہے۔
۴۔ جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں۔

تحریری مقابلہ:۔ کوشش کی جائے۔ کہ اس مقابلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ اطفال کو تیار کیا جائے۔ ہر طفل اپنے لئے کاغذ قلم اور دوات کا انتظام خود کرے گا۔ حوالہ جات سے مدد لینے کی اجازت ہوگی۔ مقابلہ کے لئے ڈیڑھ گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل موضوعات میں سے کسی ایک موضوع پر منتظم علمی مقابلہ جات کی نگرانی میں مضمون لکھنا ہوگا۔

۱۔ مجھے احمدیت کیوں پیاری ہے۔
۲۔ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے فوائد۔
۳۔ بڑوں کا ادب۔
۴۔ ہمسایہ کے حقوق

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہر مجلس اپنے طور پر مقابلہ کروا کر اوّل اور دوم آنے والے اطفال کے ناموں سے مرکز کو اطلاع دے۔

عام معلومات:۔ یہ مقابلہ بے حد دلچسپ ہوتا ہے۔ بچوں سے دینی، تاریخی، جغرافیائی اور سیاسی سوالات کے علاوہ بعض مزیدار باتیں پوچھی جاتی ہیں۔ باقی اطفال اس دلچسپ مقابلے سے خوب لطف لیتے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوتا ہے۔ اور سوال و جواب دُور تک سُنے جاتے ہیں۔

بیت بازی:۔ اس کے متعلق یاد رہے۔ کہ آئندہ صرف اور صرف درثمین اور کلامِ محمود کے اشعار پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ قائدین کرام، زعماء صاحبان اور مربیان مجالس تمام اطفال تک یہ ہدایت پہنچا دیں۔ کہ آئندہ بیت بازی میں صرف انہی دو کتابوں کے اشعار پڑھے جا سکیں گے۔ اس بارہ میں کسی استثناء کی گنجائش نہیں ہے۔

پرچہ ذہانت:۔ تمام اطفال کا اس پرچہ میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ انہیں چھپے ہوئے پرچے دیئے جائینگے۔ مختصر سے جوابات کیلئے بیس منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

ورزشی مقابلے (۱) فٹ بال (۲) کبڈی (۳) پیغام رسانی
(۴) جھنڈا جنگ (۵) اونچی چھلانگ (۶) لمبی چھلانگ
(۷) دوڑیں ۱۰۰ گز، ۲۲۰ گز، ۴۴۰ گز اور تین ٹانگ کی دوڑ (۸) مشاہدہ و معائنہ

فٹ بال، کبڈی اور جھنڈا جنگ کی ہر ٹیم گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوگی۔

پیغام رسانی:۔ اس مقابلہ میں شامل ہونے والی ہر ٹیم چار کھلاڑیوں پر مشتمل ہوگی۔ اس مقابلہ میں جتنی زیادہ سے زیادہ ٹیمیں شامل ہونا چاہیں ہو سکتی ہیں۔

مذکورہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے اطفال کے ناموں سے ۵ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ نیز اطلاع دیں کہ آپ کی مجلس سے کتنے اطفال اجتماع میں شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ بچوں کو ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیار کرنا شروع کر دیجئے۔ تا وہ زیادہ بہتر طور پر اجتماع سے لطف اندوز اور بہرہ ور ہو سکیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جو بچہ پورے پندرہ سال کا ہو چکا ہو۔ وہ اصولاً خدام الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے۔ خواہ ابھی اس نے فارم رکنیت پُر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تاکہ الگ معلوم نہ ہو

بہر حال وہ مجلس اطفال کی رکنیت سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی ایسے بچے کو جو پورے پندرہ سال کا ہو چکا ہو۔ اجتماع اطفال میں شمولیت کیلئے نہ بھجوایئے۔ اسے خدام کے اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے۔ ہر مجلس کے اطفال کے ساتھ ان کے مربی کا بھی اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہے۔ ایک خیمے میں زیادہ سے زیادہ دس اطفال کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس کے لئے حزب بندی بھی جلد از جلد مکمل ہو جانی چاہیئے۔

ان تمام امور کے علاوہ بچوں کی دلچسپی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا دفتر بھی اجتماع کے دنوں میں مقام اجتماع میں منتقل کر دیا جائے گا۔ اچھے اچھے مضمون، دلچسپ کہانیاں، چٹ پٹے لطیفے۔ مزیدار نظمیں اور اسی طرح کی دوسری چیزیں ساتھ لائیے۔ تشحیذ کی بہتری کے لئے تجاویز سوچئے اور اجتماع کے دنوں میں ہم سے مل کر اپنے رسالے کو کامیاب بنانے کی کوشش کیجئے۔

خدا آپ کے ساتھ ہو۔

(شیخ) خورشید احمدؐ

مہتمم اطفال الاحمدیہ

مرکزیہ

ربوہ

(ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایڈیٹر شیخ خورشید احمدؐ	تشحیذ الاذہان	نائب ایڈیٹر ارشاد بشیر
نمبر ۷ و ۸	یکم و ۱۵ ستمبر ۱۹۵۸ء	جلد دوم

موسم

آج کل برسات کا موسم ہے۔ اکثر بادل آتے ہیں اور بارشیں ہوتی ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے متواتر کئی دن فضا پر بادل چھائے رہے اور بارش ہوتی رہی۔

لیکن اس موسم میں جب بارش آتی ہے تو کیا اس پر تمہیں تعجب ہوا کرتا ہے؟ تم میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ تو موسم ہی بارشوں کا ہے پھر تعجب کیسا! ہر کسی کو اس موسم میں بارشوں کی امید ہوتی ہے۔

آؤ اب ہم تمہیں ایک اور موسم کا حال بتاتے ہیں۔ اور یہ موسم ہے خدا تعالےٰ کے نبیوں اور اس کے ماموروں کے آنے کا موسم ہے ——!

جس طرح برسات کے آتے ہی لوگ بارشوں کی آمد کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ہر وقت اس امید میں رہتے ہیں کہ بس اب بارش آئی کہ آئی اسی طرح جو عقلمند اور دور اندیش اور نیک لوگ ہوتے ہیں۔ وہ زمانہ اور موسم سے پہچان جاتے ہیں کہ بس اب اللہ تعالیٰ کے کسی مامور کے ذریعے روحانی فضلوں کی بارش آیا ہی چاہتی ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بچو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ روحانی فضلوں کی بارش کا موسم کونسا ہوتا ہے؟

اللہ تعالےٰ کے روحانی فضلوں کا موسم وہ ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ اپنے پیارے اور برگزیدہ (چنے ہوئے) بندوں کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ اور ان کے ذریعے اپنی بے حد و شمار برکتیں نازل کرتا ہے۔ اس موسم کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ دنیا میں برے کاموں کی کثرت ہو جاتی ہے۔ لوگ اپنے خدا کو بھول جاتے ہیں اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ہم جس زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں وہ بھی ایسا ہی زمانہ ہے۔ تم خود دیکھ سکتے ہو۔ کہ کس طرح لوگ طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہیں گناہوں کی کثرت ہے اور خدا اور اس کے رسولؐ کے حکموں کی کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ زمانہ کی ان خرابیوں کو دیکھ کر ہی اللہ تعالےٰ نے ہمارے آقا سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو مبعوث کیا اور ان کے ذریعے اس نے اپنے بے شمار روحانی انعاموں کی بارش فرمائی۔

جو نیک عقل مند اور دور اندیش لوگ تھے۔ انہوں نے آپ کے آنے سے بھی پہلے دنیا کے حالات کو دیکھ کر اندازہ لگا لیا تھا کہ خدا کے کسی نبی اور مامور کے آنے کا موسم آگیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ حضرت مرزا صاحبؑ کو ہی نبی اور مامور بنا کر بھیجے گا۔ چنانچہ ایک بزرگ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے بھی پہلے آپ کو مخاطب کر کے یہ شعر کہا تھا۔ کہ ؎

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ دعویٰ کیا کہ مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے اور اس پر روحانی برکتوں کی بارش نازل کرنے کے لئے بھیجا ہے تو آپ نے بھی اس بات پر بہت زور دیا کہ مجھے خدا نے ایسے وقت میں اور ایسے موسم میں بھیجا ہے جبکہ خدا کے کسی نبی یا مامور کا آنا ضروری تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"سچے نبی یا رسول و مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے
کہ وہ وقت پر آوے اور ضرورت کے وقت آئے۔
لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر
کوئی تیاری کی جائے۔"

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

میں وہ پانی ہوں جو اترا آسمان سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس موسم کو پہچاننے اور اس زمانہ کے مامور کو جو اسلام کی اشاعت کرنے اور لوگوں کو برائیوں سے بچانے کے لئے آیا۔ قبول کرنے کی توفیق دی۔ خدا کرے کہ ہم اس مامور کی باتوں اور نصیحتوں پر عمل بھی کریں تاکہ اس کے ذریعے روحانی انعامات کی جو بارش ہو رہی ہے۔ ہم بھی اس سے حصہ لیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سلسلہ نمبر ۲

والدین اور سرپرستوں کیلئے

(ارشاد بشیر)

گھر کے کاموں میں غیر معمولی انہماک بھی بعض اوقات بچے کے پڑھائی سے جی کترانے کا غماز ہوتا ہے۔ بازار سے سودا سلف لانے، جھاڑو دینے، برتن مانجھنے، کپڑے دھونے اور دیگر اسی نوع کے فرائض سرانجام دینے کی ہمہ وقت سعی اوقاتِ تعلیم کو کسی نہ کسی حیلے گزارنے کی ایک ایسی کوشش ہوتی ہے جس سے بچہ اپنے گھر والوں کی خوشنودی اور ہمدردی بھی حاصل کرتا ہے اور پڑھائی سے فرصت بھی۔ لڑکیوں کا ذکر نہیں۔ کہ امورِ خانہ داری میں مہارت بھی ان کی تربیت کا ایک اہم جزو ہوتی ہے خصوصیت سے ایسے لڑکے مذکور ہیں۔ جو گھریلو امور میں حد سے زیادہ منہمک رہتے ہیں۔

یہ امر ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے۔ کہ بچے کا دل، ذہن اور دماغ بے حد حساس ہوتا ہے۔ آپ کا ہر سلوک اور ہر برتاؤ اس پر گہرا، انمٹ اور دائمی اثر چھوڑ جاتا ہے۔ اور بچہ اس سے غیر شعوری تاثر لے کہ آپ سے محبت یا نفرت کرنے لگتا ہے۔ ایک انجانے احساس کے تحت وہ خود بخود اپنے دل میں آپ کی عزت اور ادب کے جذبات کو پرورش دینے لگتا ہے۔ یا پھر غیر محسوس انداز میں آپ سے بدگمان و برگشتہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ کوشش کیجئے۔ کہ آپ اپنے قول، فعل اور طرزِ عمل سے اپنے کو ایک شفیق و محسن وجود ثابت کریں۔ بچے کے احسان، شفقت اور محبت کا تصور آپ کی

(بقیہ بر صفحہ ۱۶)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

یوں کہے سردار نے فرمایا!

۱۰ دانتوں کی صفائی ۱۱

جسم کی صفائی میں سب سے ضروری دانتوں کی صفائی ہے۔ بہت سی بیماریاں صرف دانتوں کی گندگی سے پیدا ہوتی ہیں۔ جو لوگ کچھ کھا پی کر اپنے دانت صاف نہیں کرتے ان کے دانتوں میں مختلف بیماریوں کے خطرناک جرثوم پیدا ہو جاتے ہیں۔ دانت قبل از وقت گر جاتے ہیں۔ قسم قسم کی بیماریاں ہو جاتی ہیں اور پھر انسان نہ دنیا کا کام کر سکتا ہے اور نہ دین کا۔

یوں بھی گندے دانت دلا خواہ کیسے ہی عمدہ لباس میں ملبوس ہو یا کتنا ہی بڑا عالم و فاضل یا لائق اور قابل انسان ہو۔ گفتگو کے وقت جب اس کے میلے دانت نظر آتے ہیں۔ تو دیکھنے والے کو سخت کراہت آتی ہے۔ اور بسا اوقات اس کے مونہہ سے ایسی بدبو آتی ہے کہ پاس پھٹکنے کو جی نہیں چاہتا۔

ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کی صفائی کے متعلق بہت کثرت سے مختلف رنگوں میں وضاحت کے ساتھ تاکید فرمائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسواک سے منہ پاک صاف رہتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضاء و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ نیز فرمایا کہ چار کام نبیوں کی سنت میں سے ہیں۔ جن میں سے ایک مسواک کرنا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اس امر کو اپنی امت کے لئے ایک

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

شفقت خیال نہ کرتا اور مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ یہ امر میری امت کے لیئے بوجھل ہوگا۔ تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کو فرض قرار دیتا۔ اور فرمایا کہ جب بھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو مجھے نماز کے ساتھ مسواک کی تاکید فرماتے۔

مسواک کی فضیلت و اہمیت ظاہر کرتے ہوئے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ نماز جو مسواک کر کے ادا کی جائے ایسی نماز سے جو مسواک کے بغیر ادا کی جائے ستر گنے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔

حضور علیہ السلام کا اپنا اسوہ حسنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یوں بیان فرماتی ہیں کہ "میں سوتے وقت مسواک اور پانی حضور کے سرہانے رکھتی اور مسواک کو صفائی کی غرض سے دھو دیا کرتی تھی۔ نماز عشاء پڑھ کر حضور مسواک کر کے فوراً سو جاتے۔ اور جب کبھی رات کو یا دن کو سو کر اٹھتے تو ہمیشہ وضو سے پہلے مسواک کرتے۔

صحابہؓ پر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونے اور حضورؐ کے ارشادات کا اتنا اثر تھا کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم مسواک کو اپنے کانوں میں قلموں کی طرح لئے رکھتے تھے۔

عزیزو! تمہیں چاہیئے کہ تم صحابہ کرام کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر دینی و دنیوی سعادت حاصل کرو۔

(مبارک احمد خان ایڈیٹر ماہنامہ تریاق لاہور)

ہر تشحیذی بچے کو کم از کم ایک نیا خریدار رسالہ کا ضرور بنانا چاہیئے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اطفال کا سالانہ اجتماع

۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۵۸ء

خود بھی آؤ ——— اپنے دوستوں کو بھی لاؤ

پہاڑی کے دامن میں ہموار وادی دُور تک خیموں سے سج جاتی ہے۔ خدام کے مقامِ اجتماع سے ملا ہوا مغرب کی طرف اطفال کا مقام اجتماع دو طرف سے پہاڑیوں میں گھرا ہوا ہوتا ہے بچے اپنے ہاتھوں سے لگائے ہوئے خیموں میں رہتے ہیں۔ رات دن وہ یہیں سوتے ہیں۔ یہیں کھیلتے ہیں۔ یہیں کھاتے پیتے ہیں۔ اور یہیں رہتے ہیں۔ مختلف قسم کی دوڑوں، چھلانگوں، کبڈی میرو ڈبہ، فٹ بال، پیغام رسانی، جھنڈا جنگ کے کھیل کھیلتے ہیں۔ خوش الحانی سے نظمیں پڑھنے، تلاوت کرنے، آذان دینے، حفظِ قرآن، مطالعہ کتب سلسلہ، بیت بازی۔ مضمون نویسی تقریر، عام معلومات، مشاہدہ و معائنہ اور پرچۂ ذہانت کے مقابلوں میں شامل ہوتے ہیں۔ فارغ اوقات میں سٹیج سے لاؤڈ سپیکر پر اچھی اچھی اور میٹھی میٹھی نظمیں سنتے ہیں۔ اجتماع ختم ہونے سے پہلے رنگ برنگے پیکٹوں میں لپٹے ہوئے اچھے اچھے انعام انہیں ملتے ہیں۔ گھر جاکر

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ابا، امّی اور بھائی، بہنوں کو دکھاتے ہیں۔ تو وہ بھی شاد شاد ہو جاتے ہیں۔ یہاں صرف بچے ہی بچے ہوتے ہیں دُور دُور سے آئے ہوئے بچے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر ان میں دوستی اور محبت بڑھتی ہے۔

کون بچہ ہوگا۔ جسے ایسی دلچسپ جگہ آنے، رہنے اور مقابلوں میں شامل ہو کر انعام لینے کا شوق نہ ہو؟

آج ہی پختہ ارادہ کر لو۔ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو بھی تیار کرو۔ کیوں کہ تمہارا اجتماع اب زیادہ دُور نہیں رہ گیا۔ اکتوبر کی ۲۴، ۲۵، ۲۶ تاریخ کو ربوہ میں یہ اجتماع ہوگا۔ مقابلوں کے لئے تیاری ابھی سے شروع کر دو۔

ہاں بھئی ایک بات رہ گئی۔ آتے ہوئے اپنے خیمے کے لئے چار لاٹھیاں، چار کھیس، (چادریں) سوتی ڈوریوں کے گچھے، سوئی دھاگہ اور کم از کم آٹھ کھونٹے لانا ہرگز نہ بھولنا اپنے سونے کے لئے موزوں بستر اور اپنے کھانے کے لئے پلیٹ اور گلاس بھی ضرور لیتے آنا۔

ضرور آ رہے ہو نا؟

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضرت ابراہیمؑ کے تین سفر اور خانہ کعبہ کی تعمیر

۲

(از حکیم عبداللطیف صاحب شاہد۔ لاہور)

حضرت اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے تو جرہم قبیلہ کے لوگوں نے آپؑ کو بہت عزت و احترام کی نظروں سے دیکھنا شروع کیا۔ اور آخر کار قبیلہ کے افراد نے آپؑ کا نکاح اپنے قبیلہ کی ایک خاتون سے کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے اور بیوی کی خیر گیری کا خیال پیدا ہوا اور آپ نے حضرت سارہ علیہا السلام سے فرمایا کہ میں ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو ملنے جاتا ہوں۔ اس پر آپؑ شام سے دوبارہ وادی فاران میں پہنچے۔ (جہاں پر اب مکہ شریف آباد ہے) اسی اثنا میں حضرت ہاجرہؑ وفات پا چکی تھیں۔

جب آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گھر آئے۔ تو حضرت اسماعیلؑ گھر میں موجود نہ تھے۔ آپ نے ان کی بیوی سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ وہ باہر ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں۔ جب آپ نے اپنی بہو سے دریافت کیا کہ ان کے گزارہ کی کیا صورت ہے تو وہ کہنے لگی کہ "گزارہ قات بہت تنگی سے ہو رہی ہے اور ہم سخت تنگدستی سے زندگی بسر کر رہے ہیں" اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تیرا خاوند واپس آئے تو اسے میرا اسلام کہیو اور نیز میرا یہ پیغام دیجیو کہ وہ اپنے گھر کی چوکھٹ کو بدل دے۔ جب حضرت اسماعیلؑ واپس آئے تو انہوں نے گھر میں برکت کے آثار

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

محسوس کئے اور خود بخود ہی بیوی سے پوچھا کیا میرے بعد کوئی شخص آیا تھا؟ بیوی نے کہا ہاں اس اس وضع قطع کے ایک بوڑھے بزرگ تشریف لائے تھے اور انہوں نے آپ کے متعلق پوچھا تھا تو میں نے آپ کے متعلق ان کو بتایا تھا۔ کہ وہ باہر شکار کو گئے ہیں۔ نیز انہوں نے گزارے کے متعلق دریافت کیا تھا تو میں نے عرض کر دیا تھا۔ کہ ہم بہت تنگی اور تکلیف سے زندگی گزار رہے ہیں اس پر حضرت اسماعیلؑ نے فرمایا کیا انہوں نے کچھ اور بھی فرمایا تو بیوی نے کہا کہ ہاں انہوں نے آپ کو سلام کہا اور فرمایا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ حضرت اسماعیلؑ فرمانے لگے کہ وہ میرے والد تھے اور مجھے یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تجھے علیحدہ کر دوں پس تو اپنے میکے چلی جا۔ اور اس کے بعد آپ نے اسے طلاق دے دی۔ (کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بیویاں بھی دوسری عورتوں کے لئے نمونہ ہوتی ہیں حضرت اسماعیلؑ کی اس بیوی نے عمدہ اور اعلیٰ اخلاق اور رضا بالقضاء کا اچھا نمونہ نہیں دکھلایا اور ایسی عورت خدا کے کسی نبی کے گھر رہنے کے قابل نہ تھی اس لئے آپ نے اسے علیحدہ کر دینے کا حکم دیا۔ شاہد)

حضرت اسماعیلؑ نے اس کے بعد ایک دوسری خاتون سے نکاح کر لیا۔ کچھ مدت بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام تیسری بار پھر مکہ تشریف لائے اس دفعہ بھی حضرت اسماعیلؑ گھر میں نہیں تھے۔ آپ نے اپنی اس بہو سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر آپ نے اس سے حضرت اسماعیلؑ کی پہلی بیوی کی طرح گزارے کی صورتِ حال دریافت کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ خدا کا شکر ہے۔ ہمارا گزارہ بہت عمدہ ہو رہا ہے۔ آپ نے پوچھا تم کیا چیز کھاتے ہو۔" بہو نے جواب دیا۔ کہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

زیادہ تر گوشت ہی استعمال کرتے ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ کیا چیز پیتے ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ زمزم کا پانی اس پر آپ نے دعا دی کہ اے اللہ ان کے کھانے کے گوشت اور پینے کے پانی میں برکت نازل فرما۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو یہ حالات بیان فرما رہے ہیں فرماتے ہیں کہ ان دنوں مکہ میں اناج نہ ہوا کرتا تھا۔ اور یہ مکہ کی خصوصیت ہے کہ یہاں پر صرف گوشت اور پانی استعمال کر کے لوگ بیمار نہیں ہوتے۔ حالانکہ اناج کھانے والے افراد صرف گوشت اور پانی پر گزارہ نہیں کر سکتے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اس دوسری بہو سے بھی فرمایا جب تمہارا شوہر واپس آئے تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں یہ پیغام بھی دے دینا کہ وہ اپنے گھر کی دہلیز کو قائم رکھیں۔ جب حضرت اسماعیلؑ واپس آئے تو پوچھا کہ کیا میرے بعد کوئی شخص آیا تھا؟۔ آپ کی اہلیہ نے جواب دیا کہ ہاں ایک خوبصورت خوش وضع بوڑھے بزرگ تشریف لائے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہت تعریف و توصیف کی انہوں نے آپ کا دریافت کیا۔ اور گزارے کی صورت کا پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ ہمارا گزارہ بہت عمدگی سے ہو رہا ہے حضرت اسماعیلؑ نے فرمایا انہوں نے کچھ اور بھی فرمایا۔ بیوی نے کہا کہ ہاں انہوں نے آپ کو سلام کہا اور فرما گئے ہیں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ قائم رکھیں۔ اس پر حضرت اسماعیلؑ فرمانے لگے وہ میرے والدِ بزرگوار تھے اور مجھے حکم دے گئے ہیں کہ تمہیں اپنی زوجیت میں رہنے دوں۔

کچھ عرصہ بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر چوتھی بار مکہ شریف پہنچے اُس وقت حضرت اسماعیلؑ ایک درخت کے نیچے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد ماجد کو آتے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور دونوں باپ بیٹا بڑی محبت اور تپاک سے ایک دوسرے سے گلے ملے۔ والد نے محبت کا اظہار کیا اور بیٹے نے ادب و احترام، عاجزی اور دست بوسی کا۔ حضرت ابراہیمؑ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک خاص حکم دیا ہے حضرت اسماعیلؑ نے عرض کیا کہ جس امر کا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ وہ ضرور بجا لائیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا کہ کیا تم اس معاملہ میں میری مدد کرو گے؟ حضرت اسماعیل نے عرض کیا ہاں ضرور کروں گا۔

اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ خاص حکم دیا ہے کہ میں یہاں پر ایک بیت اللہ بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گھر اس ٹیلے کے ارد گرد بنانیکا حکم ہوا ہے۔ اس کے بعد دونوں باپ بیٹے نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کیں۔ حضرت اسماعیلؑ پتھر لاتے جاتے تھے۔ اور حضرت ابراہیمؑ دیوار چنتے جاتے تھے۔ جب دیواریں خاصی اونچی ہو گئیں تو حضرت اسماعیلؑ ایک پتھر جسے مقام ابراہیمؑ کہتے ہیں لے آئے اور اُسے دیوار کے قریب رکھدیا حضرت ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہو کر دیوار بناتے جاتے تھے اور حضرت اسماعیلؑ پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں ساتھ ساتھ ایک دعا جو قرآن کریم میں مذکور ہے پڑھتے جاتے تھے کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(اے اللہ تعالیٰ ہماری یہ محنت قبول فرمالے تو خوب سنتا ہے اور سب باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے)

یہی دعا پڑھتے پڑھتے وہ بیت اللہ کی تعمیر کرتے چلے گئے اللھم صل علیھا (اس طرح کعبۃ اللہ کی تعمیر اختتام کو پہنچی۔ شاہد)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چندا ماموں کی شادی

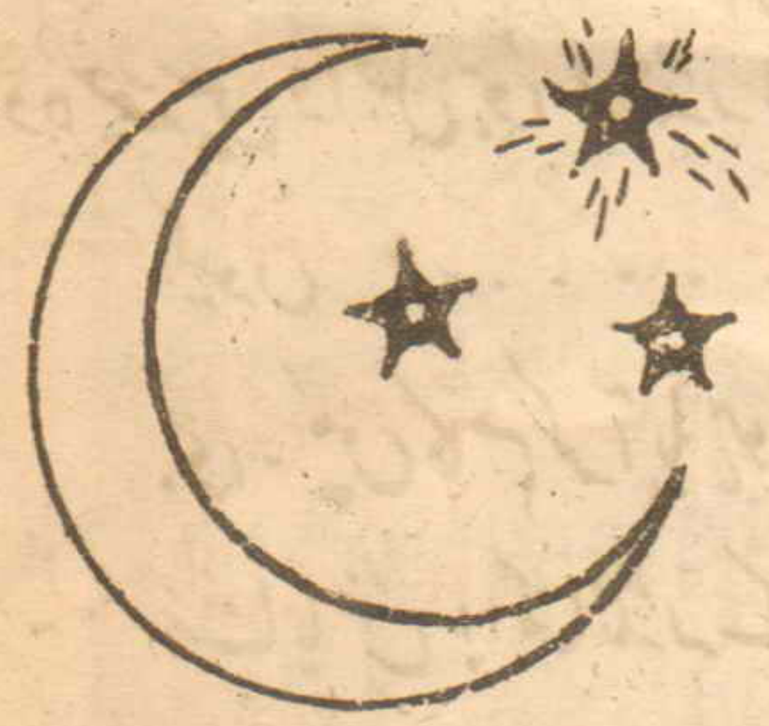

دُلہا بنے ہیں چندا ماموں
تاروں کی بارات بھی ہے
زُہرہ دُلہن بن کر نکلی
رُوشن جس سے رات بھی ہے
نُور بھری تاروں کی چادر
دُور فلک پر کھاٹ بھی ہے
نیلی پیلی آتش بازی
تاروں کی برسات بھی ہے

بَرق نے سہرا لہرایا ہے
ڈھول بجائے بادل نے
زُہرہ نے جب گھونگٹ الٹا
نغمے گائے محفل نے
صُبح کا پیغام جو آیا
چندا ماموں ڈوب گئے
سُورج کا جب مُکھڑا دیکھا
رات گئی سب جاگ اُٹھے

محترم شیخ عبدالقادر صاحب

لاہور

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

وطن کی خاطر

(قسط دوم)

نعیم قدسی

کمانڈر خیمہ میں بیٹھا حیدر کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ جونہی وہ خیمہ میں داخل ہوا کمانڈر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

کیوں ؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کمانڈر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں سوال کیا

جی۔ میں کام کر آیا ہوں۔ تار بالکل ٹھیک ہو گئی ہے۔

شاباش ! کمانڈر کے چہرے پہ خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ لیکن پھر اداسی چھا گئی۔

"دشمن برابر بڑھا چلا آ رہا ہے"۔

حیدر۔ کی فوج میں افواہ گرم تھی یا حقیقت تھی۔ لیکن آثار یہی بتا رہے تھے۔ کہ جلد ہی حیدر کی فوج کو پسپا ہونا پڑے گا۔ تمام فوج کے چہروں پہ تاریکی تھی۔ کوئی بھی کسی سے خوش مزاجی سے بات کرنے کے موڈ میں نہ تھا۔

دس بجے رات کا وقت تھا۔ حیدر خیمہ میں اضطرابی کیفیت میں ٹہل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بار بار چھت کی طرف اٹھتیں اور فوراً ہی فرش کا جائزہ لینے لگتیں۔ یکدم وہ ٹہلتے ٹہلتے تھوڑی دیر کے لئے رکا۔ سر کو ایسے انداز میں جنبش دی۔ جیسے کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔

تھوڑی دیر کے بعد جب وہ کمانڈر کے خیمہ سے نکلا۔ تو عجیب سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر کھیل رہی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

خیمہ سے ۱۰۰ قدم کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی پگڈنڈی پر مڑ گیا۔ خاموشی اور ہشیاری سے قدم اٹھاتا ہوا حیدر ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچ کر پیٹ کے بل رینگتا ہوا پہاڑی پر چڑھ گیا۔ دشمن کا اسلحہ خانہ بالکل سامنے تھا۔ حیدر کی کان کی لوئیں سرخ ہو گئیں۔ خون اس کی کنپٹیوں میں دھک رہا تھا۔ آنکھیں بوجھل ہوئی جا رہی تھیں۔

یکبارگی حیدر کو جھرجھری سی آئی۔ اور وہ سر سے پیر تک کانپ گیا۔ یہ زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اسلحہ خانہ کے گرد مسلح سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ لیکن شاید فتح کی امید میں وہ مطمئن سے نظر آ رہے ہیں۔

حیدر کمال آہستگی سے کہنیوں کے بل پہاڑی کی دوسری طرف اسلحہ خانہ کی سیدھ میں اتر رہا تھا۔ رینگتے ہوئے اچانک حیدر رک گیا۔ دل اور ضمیر میں جنگ چھڑ گئی۔ دل کہتا تھا۔

حیدر! تمہاری جوانی کے دن ہیں۔ ان کو ضائع مت کرو۔ اور واپس لوٹ جاؤ۔ اب بھی موقعہ ہے۔ لیکن ضمیر مخالف تھا۔ آخر حیدر کو یوں محسوس ہوا۔ کہ کوئی دور سے کہہ رہا ہو۔ "حیدر اگر تم مر جاؤ گے تو یہ تمہاری موت لیکن تمہاری قوم کی زندگی ہو گی۔"

اب حیدر نیچے اتر چکا تھا۔ اور ایک بڑے پتھر کی آڑ میں کھڑا تھا۔ منزل مقصود کو سامنے دیکھ کر حیدر کی آنکھیں پھٹ گئیں یہ زندگی اور موت کا سودا تھا۔

حیدر نے آخری لمبا سانس لیا اور اس کا بایاں پاؤں پوری قوت سے آگے بڑھا اور ..... یکے بعد دیگرے تین دستی بم اسلحہ خانہ پر گرے، اس کے بعد ..... دھماکہ .....

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایسا دھماکہ ..... کہ دھرتی کا دل کانپ اُٹھا۔ پہاڑیاں ایک دوسری سے ٹکرا کر روئی کی طرح دھنک گئیں۔ پاس کھڑے ہوئے سپاہی ہڈیاں بھی گنوا بیٹھے۔ کانوں کے پردے پھٹ گئے۔ قیامت صغریٰ کا نمونہ دیکھنے میں آیا۔ دشمن ..... بچا کھچا دشمن بھاگ کھڑا ہوا۔ فتح شکست میں تبدیل ہو چکی تھی۔

اسلحہ خانے سے شعلے اتنے بلند اُٹھ رہے تھے۔ کہ دوسرا سرا دیکھنا محال تھا۔ انہیں شعلوں میں حیدرؓ کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا۔ جو اپنے مالک حقیقی کے پاس شہید بن کر شہادت کا انعام پانے جا رہا تھا۔

حیدر! تم نے اپنی قیمتی زندگی موت کی بھینٹ چڑھا کر اپنی قوم کو زندگی دی۔ تم اوروں کے لئے مر چکے ہو۔ لیکن میرے لئے زندہ ہو۔ میرے لئے کیا اپنی ساری قوم کے لئے تا ابد زندہ رہو گے۔ خوش نصیب ہیں وہ مائیں جن کی کوکھ سے ایسے سپوت جنم لیتے ہیں ؎

بقیہ والدین اور سرپرستوں کیلئے

ذات سے وابستہ ہو۔ وہ آپ کو کوئی ہیبتناک چیز نہ سمجھے۔ ایک مہربان، ہمدرد اور خیر خواہ انسان تسلیم کرے۔ اس حیثیت میں آپ کا ہر فرمان، آپ کی ہر ہدایت اور آپ کی ہر نصیحت اس کی طرف سے بخوشی اور برضا و رغبت تعمیل کا سامنا کریگی۔ ڈر یا خوف کے تحت اسکا ہر ردِ عمل عارضی اور ہنگامی نوعیت کا ہوگا۔ اس صورت میں اسے جب، جس جگہ اور جسوقت موقعہ ملے گا۔ وہی کچھ کرنے لگیگا جس سے آپ نے اسے سختی سے منع کیا تھا ـــــ بڑوں کی بعض خاص طرز کی بدسلوکیوں کا وہ ردِ عمل جو بچے کے بڑا ہونے پر اس کی طرف سے پیش آتا ہے۔ بعض حالات میں انتہائی تکلیف دہ اور غم انگیز ہوتا ہے۔ اس لئے حتی الوسع اس سے اپنے سلوک اور برتاؤ کو خوشگوار بنیادوں پر استوار کیجئے۔ کہ تربیتی مقاصد کے لئے یہ امر بیحد اہم اور مفید ثابت ہوگا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جب ہم اس دنیا میں آئے

(امتہ الحفیظ رحیلہ۔ ربوہ)

بہت سال گذرے کہ خدا تعالےٰ کی مرضی سے ہم اس دنیا میں آئے۔ ہم اس وقت بہت چھوٹے تھے۔ بالکل ننھے سے۔ نرم و نازک جسم تھا۔ سوائے۔ اس کے کہ ہم لیٹے لیٹے ہاتھ پاؤں مارتے رہیں۔ پھر جب مرضی ہو۔ اپنے آپ مسکرا دیں۔ اور جب بھوک لگے رو دیں۔ ہم کوئی دوسرا کام نہ کر سکتے تھے۔ ایک چوہا بلکہ ایک چیونٹی بھی ہمیں تکلیف دے سکتی تھی۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں۔ کہ ہم ایک چیونٹی سے بھی زیادہ بے بس تھے۔ تو غلط اور بے جا نہ ہوگا۔ ہاں تو خیر ایسے وقت میں جب ہمیں بھوک لگتی تھی۔ ایک نہایت شفیق اور محبت کرنے والی ہستی جھک کر ہمیں گود میں اٹھا لیا کرتی تھی۔ اور ہماری بھوک اور پیاس کو بجھانے کا موجب بنتی تھی۔ ہمیں کوئی دکھ ہوتا تھا۔ کوئی تکلیف ہوتی تھی۔ تو کسی کو نہ بتاتے تھے۔ ہاں صرف چپکے سے رونا شروع کر دیا کرتے تھے۔ ایک مضبوط و توانا انسان فوراً لباس بدل کر کسی ڈاکٹر کو بلانے چل دیتا تھا۔ اور وہی مہربان و شفیق ہستی ہمیں گود میں لٹا کر ہلکے ہلکے تھپتھپایا کرتی تھی۔ ہمارے رونے دھونے کا کوئی وقت مقرر نہ تھا۔ پاخانہ پیشاب کرنے کے لئے کوئی جگہ متعین نہ تھی۔ ہم کسی قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ جب چاہتے تھے۔ رو دیتے تھے۔ اور جب اور جہاں چاہتے تھے۔ پاخانہ پیشاب کر دیا کرتے تھے۔ راتوں کو ہماری ہلکی سی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آواز بھی اس شفیق ہستی اور اس مہربان انسان کو بے چین کر دیا کرتی تھی۔ ساری ساری رات وہ ہمارے لئے آنکھوں میں گذار دیتے تھے۔ ہم آرام کی نیند سو جاتے تھے۔ اور وہ ہمارے لئے جاگتے تھے۔ بے شعوری اور نادانی کا زمانہ گذرا۔ اور ہمیں کچھ عقل آئی۔ تو ہمیں پتہ لگا۔ کہ ان میں سے ایک تو ہماری امی ہیں۔ ہمیں رات دن اپنے ساتھ چمٹا کے پیار کرنے والی اور دوسرے ہمارے آبا ہیں۔ ہمیں ہنستے اور مسکراتے ہوئے دیکھ کر باغ باغ ہو جانے والے اور ہمارے لئے اچھے اچھے کھلونے بسکٹ ٹافیاں۔ چاکلیٹ اور دوسری مٹھائیوں کے ڈھیر کے ڈھیر لانے والے۔

یہ تھے ہمارے والدین جنہوں نے خود مشکلات برداشت کر کے ہمیں پالا۔ خود دُکھ اٹھا کے ہمیں سکھ دیا۔ اور جنہوں نے ہماری ہر خواہش کو فوراً پورا کیا۔ ہمیں لکھایا۔ پڑھایا۔ انسان بنایا اور ہماری تربیت کی۔

ان تمام احسانات کا بدلہ اگرچہ ہمارے بس میں ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر ہمیں ہزار زندگیاں بھی اور ملیں اور ہم ہر ایک زندگی ان سے حُسنِ سلوک۔ ان کی اطاعت اور اُن کی فرمانبرداری میں گذار دیں۔ تب بھی ان کے احسان کا بدلہ ہرگز نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم ہمیں چاہیئے کہ اتنے مہربان، شفیق، اتنے غمگسار و ہمدرد اور اتنے محبت والفت کرنیوالے والدین کا ہر کہا مانیں۔ ان کے ہر فرمان کی تعمیل کریں۔ اور ان کی ہر خواہش کا احترام کریں۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے کہ "اپنے والدین کے کسی حکم پر اُف تک نہ کرو۔ اور کبھی ان کی کسی بات کا جواب سختی سے نہ دو"۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے آبا اور مہربان امی کی پوری اطاعت کریں۔ ان کی دعائیں لیں۔ اور اس طرح خدا کو خوش رکھیں ٭

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

انتخاب

کنڈرگارٹن مدرسے

کچھ دن ہوئے امی جان نے ہماری سب سے چھوٹی بہن ثمینہ یاسمین کو یہاں کنڈرگارٹن سکول (کے جی) میں داخل کرایا۔ میں اسی دن سے اپنی سہیلیوں اور اپنے سکول کی استانیوں سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتی رہی کہ آخر ان مدرسوں کو کنڈرگارٹن کیوں کہا جاتا ہے مگر سب نے مجھے یونہی ٹال دیا۔ آخر کار میں نے اپنے ابا جان سے اسکے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے اسکے متعلق جو معلومات مجھے بہم پہنچائیں میں انہیں درج کرتی ہوں تاکہ میری اور بہنوں کو بھی اس کا علم ہو جائے۔ انہوں نے بتایا کہ "کنڈرگارٹن" جرمن زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنی ہیں بچوں کا باغ۔ شروع شروع میں جب چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے جرمنی میں یہ مدرسے جاری کئے گئے۔ تو یہ لازمی تھا کہ یہ کسی باغ میں ہوں۔ اسلئے انہیں یہ نام دیا گیا۔ ان کا طریقہ تعلیم ایک جرمن شخص بی۔ ڈبلیو۔ فروبل نے ایجاد کیا۔ اسمیں بچوں کو کھیل کود کے بہت سے موقعے اور سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ اور انکی تخلیقی اور شعوری طاقت کو مختلف ذریعوں سے چمکایا۔ اور روشن کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تعلیم بچوں کیلئے بہت کامیاب ثابت ہوا ۱۸۵۰ء میں اسی نوع کا پہلا مدرسہ انگلستان میں قائم ہوا اور اس کے بعد تمام ملک میں یہ مدرسے پھیل گئے۔ تربیتی سکولوں میں ان مدرسوں کے لئے استادوں کو خاص تربیت دی جاتی تھی۔ انگریزوں کے دوران حکومت میں ہندوستان میں بھی بڑے بڑے شہروں میں اس قسم کے مدرسے جاری کر دیئے گئے تھے۔ اب پاکستان میں بھی اس قسم کے مدرسے کافی تعداد میں ہر بڑے شہر میں جاری ہو گئے ہیں۔

(ماخوذ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جاپانی

(حاجی غلام محی الدین صاحب صادق)

آؤ بچو! تمہیں ملک جاپان کے متعلق کچھ بتائیں۔ جاپان ایشیا کا ایک خوبصورت صنعتی ملک ہے۔ جس میں ریشم۔ کھلونے۔ اور دوسری بے شمار اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔

جاپان کے لوگ بے حد محنتی جفاکش اور بہادر ہوتے ہیں۔ ان کے قد ٹھگنے اور ناکیں چپٹی سی ہوتی ہیں۔ یہاں زیادہ تر بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ جاپانیوں کے بعض رسم و رواج بہت عجیب ہیں۔ مثلاً جب دو واقف کار جاپانی آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔ یہ ان کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ جاپان میں پردہ کا رواج بالکل نہیں۔ عورتیں مردوں کے ساتھ ہر کام میں شریک ہوتی ہیں۔ چوری چکاری کی واردات یہاں شاذ ہی ہوتی ہوگی۔ دوکانوں کو رات کے وقت بھی عام طور پر تالا نہیں لگایا جاتا۔ دوکانیں گھروں کے ساتھ ہی ملحق ہوتی ہیں۔ اور گھر کی مالکن ہی گھر کی دیکھ بھال کے علاوہ دوکانداری کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ ہر چیز کی قیمت مقرر ہے۔ چنانچہ قیمت کے لئے کبھی گاہک اور دکاندار کے درمیان جھگڑا نہیں ہوتا۔ بھیک مانگنا یہاں انتہائی ذلیل کام سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ جاپان میں معذور سے معذور آدمی بھی اپنی گزر اوقات بھیک پر نہیں کرتا۔

جاپانی نہایت ملنسار اور خوش اخلاق ہوتے ہیں۔ مہمانوں کی خدمت اور بھولے بھٹکوں کو راستہ بتانا فرض سمجھتے ہیں۔ سکول کے بچے بھی نہایت

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

خوش اخلاق اور مل جل کر رہنے والے ہوتے ہیں۔ سب بچے ایک سی وردی پہنتے ہیں۔ جس سے وہ اپنے ملک کے ننھے منے سپاہی معلوم ہوتے ہیں۔ ہر ایک بچے کے سینے پر ایک بلا سا لگا ہوتا ہے۔ جس پر اس کی عمر اور جماعت کا درجہ وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں کے گلے میں چھوٹی چھوٹی شاخی تختیاں ڈال دی جاتی ہیں۔ جن پر ان کے گھر کا پتہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اگر بچہ کسی تہوار وغیرہ کے موقعہ پر ہجوم میں گم ہو جائے۔ یا کھیل کود میں گھر سے دور نکل جائے تو فوراً اسے گھر پر پہنچا دیا جائے۔

تعلیم عام ہے اور مشکل سے ہی ملک میں کوئی ان پڑھ ملے گا۔ اسی طرح فوجی تعلیم بھی تقریباً لازمی سمجھی جاتی ہے اور تعلیم اس وقت تک نامکمل سمجھی جاتی ہے۔ جب تک ساتھ فوجی امتحان پاس نہ کیا جائے۔ جاپانی بہادر اور ملک کے وفادار ہوتے ہیں۔ اور اپنے ملک کی خاطر جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ آؤ تمہیں دوسری عالمگیر جنگ کا ایک واقعہ سنائیں۔

دوسری عالمگیر جنگ زوروں پر تھی۔ جاپان اور جرمنی۔ برطانیہ۔ امریکہ اور روس کے خلاف برسرپیکار تھے۔ اندھا دھند آگ برس رہی تھی شہر جل رہے تھے۔ آبادیاں ویرانوں میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ موت کا بازار گرم تھا۔ مخلوقِ خدا گاجر مولی کیطرح کٹ رہی تھی۔ بحرالکاہل کی جنگ میں برطانیہ کے ایک بحری جہاز۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ پرنس آف ویلز نے تباہی مچا رکھی تھی۔ جاپانیوں کے کئی جہاز ڈوب چکے تھے۔ لیکن برطانیہ کا یہ جہاز ساخت کے لحاظ سے اتنا مضبوط تھا کہ اس پر بم۔ گولے۔ تارپیڈو وغیرہ کسی چیز کا اثر نہ ہوتا تھا۔ "پرنس آف ویلز" کی ہیبت سے بحرالکاہل میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ "پرنس آف ویلز" کی توپیں برابر آگ اگل رہی تھیں۔ جب اس

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جہاز کو ڈبونے کی تمام تدابیر ناکام ہو گئیں تو جاپان کے فوجی اعلیٰ افسران کی ایک میٹنگ بلائی گئی جس میں "پرنس آف ویلز" کو ڈبونے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ بوڑھے بوڑھے بری، بحری اور ہوائی فوج کے افسران سر جوڑ کر بیٹھے تھے۔ سب کے چہروں پر فکر کی گہری علامات تھیں۔ اس بلائے ناگہانی کا کیا مداوا ہو سکتا ہے؟ آخر ایک بوڑھے جرنیل نے سر اٹھایا۔ "میرے دماغ میں ایک تجویز آئی ہے"۔ سب کے چہرے کھل اٹھے۔ اور انہوں نے بڑے اشتیاق سے بوڑھے جرنیل کی طرف دیکھا سب کے چہرے سوالیہ نشان بنے ہوئے تھے۔ بوڑھے جرنیل نے خود اعتمادی سے اپنے سر کو جنبش دی۔ اور کہا۔ ہاں ایک عجیب تجویز جو انتہائی مؤثر اور خطرناک ہے۔ لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمارے چند جانبازوں کو اپنی قیمتی جانیں قربان کرنی ہونگی۔ یہ کہہ کر اس نے ہوئی فوج کے افسر اعلیٰ کی طرف معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔

ہوائی افسر نے خود اعتمادی سے سوال کیا "کتنی جانیں؟"۔ "کم از کم۔ دس" بوڑھا جرنیل بڑبڑایا۔ "دس صرف دس۔ "پرنس آف ویلز" کو ڈبونے کے لئے میں اپنے سو جانباز دے سکتا ہوں۔ آپ اپنی تجویز بیان کریں"۔ ہوائی فوج کا افسر گرجا۔ "اچھا تو سنو ہم ایک زبردست ہوائی حملہ کریں گے۔ اور حملہ کرنے والوں میں مقرر کردہ دس ہوا بازوں کی کوشش صرف یہ ہو گی۔ کہ وہ کسی طرح اپنا ہوائی جہاز لے کر پرنس آف ویلز کی چمنی میں غوطہ لگا جائیں ہوائی جہاز میں بم ہوں گے۔ اگر وہ بم جہاز کے اندرونی حصہ میں پھٹیں تو جہاز کا ڈوب جانا یقینی ہے۔ ہمارے ہوا باز کی عظیم الشان قربانی دشمن کی کمر توڑ سکتی ہے"۔ سب افسران نے بوڑھے جرنیل کو تعریفی نگاہوں سے دیکھا۔

(باقی صـ۲۴ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تعارف

اپنے کچھ حالات کہوں

بھائیو بھائیو ! سات سلام
تم سے میں اِک بات کہوں
میں چوتھی میں پڑھتا ہوں
میری کچھ خالائیں ہیں
"کیٹی" صاحب ایک کا نام
روٹھے رہنا ان کا کام
یہ "ہرنام" بھی ہیں دلبند
ان کی باتیں ہیں گھمبیر
اور اک اچھی خالہ ہے
ان کا راز بتاؤں گا
ان کو "منّو" کہتے ہیں
لڈو برفی کھاتی ہیں
"کوٹے" میں ہیں اور عزیز
ان میں ہیں "ٹیپو سلطان"
ان کی امّی سخت پٹھان
اک ہیں ماموں گول مٹول
موٹا آلو پلپل سا
"مانو" "بے بی" "یوپی" ہیں

زاہد خالہ میرا نام
اپنے کچھ حالات کہوں
منشی جی سے ڈرتا ہوں
کچھ بھینسیں کچھ گائیں ہیں
ان کو دُور سے ہی پرنام
اِن سے جلتی ہیں "ہرنام"
چاول ان کو سخت پسند
چُپ چُپ لیکن سخت شریر
جن کی ہر شے اعلےٰ ہے
ماریں تو چھُپ جاؤں گا
یعنی "چُنّو" کہتے ہیں
کھاتے ہی سو جاتی ہیں
روٹی کھا کے گر پڑتا
ہر دم روتی رہتی ہیں

پڑھتے ہوں گے وہ "تشحیذ"
جن کی "جینی" کھائے جان
"کوٹے" کی نقلی افغان
جیسے ڈھول کے اندر پول
روٹی کھا کے گر پڑتا
ہر دم روتی رہتی ہیں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ان کے ابا اُوٹ پٹانگ پل میں ڈانڈا پل میں ڈانگ
میرے امی موٹے ہیں "طارق" - "جاجہ" چھوٹے ہیں
میرے ابا جنگلے ہیں
لیکن سر سے گنجے ہیں

(مرسلہ زاہد منظور لاہور چھاؤنی)

(بقیہ جاپانی صہ ۲۲)

اور تجویز پاس ہوگئی - بچو! تمہیں یہ پڑھ کر حیرت ہوگی کہ جب اس خطرناک کام کے لئے رضا کار مانگے گئے تو ہر ایک ہوا باز نے اپنے آپ کو رضا کار کی حیثیت سے پیش کر دیا۔ آخر کار سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت ایک زبردست ہوائی حملہ کیا گیا۔ "پرنس آف ویلز" کی توپوں نے پھر آگ اگلنی شروع کی جاپانی ہوائی جہاز سمندر میں گرنا شروع ہوئے اور آخر کار ایک جانباز اپنا جہاز لے کر "پرنس آف ویلز" کی چمنی میں گھس گیا۔ ایک زبردست دھماکہ ہوا - اور "پرنس آف ویلز" کے ٹکڑے اُڑ گئے۔ ہوا باز قربان ہوگیا۔ اور اپنی یاد کروڑوں جاپانیوں کے سینے میں چھوڑ گیا ؛

آپ کی ذہانت کے امتحان کا جواب صہ ۳۴

طوطے - ۱۹ عدد ۔ — ۰ — ۷۶
مینا ۲۱ عدد ۔ — ۰ — ۲۱
چڑیا ۶۰ عدد ۔ — ۰ — ۳
} میزان ۔ — — ۱۰۰

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

برما کی تجارت

(ہربنس اعل بولا قادیان)

فہیم جب برما سے واپس آیا تو کافی دولت ساتھ لایا۔ اب سے چار سال قبل جب وہ برما گیا تھا تو ایک معمولی دکاندار تھا۔ کسی نے اسے بتایا تھا کہ برما جاکر انسان بہت مالدار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنا سب کچھ بیچ کر اپنا کرایہ اور راستہ کا خرچ لیا اور برما کے لئے روانہ ہو گیا۔ وہاں جاکر اس نے اپنا کاروبار دیانت داری سے شروع کیا اور اتنی ترقی کی کہ لاکھوں کی جائداد کا مالک بن گیا۔

اُسے اتنا امیر دیکھ کر اس کا ہمسایہ عتیق بہت کڑھتا اور دل میں کہتا کہ خدا کرے میں بھی کسی طرح اتنا مالدار ہو جاؤں۔ چنانچہ اسی خیال سے وہ ایک دن فہیم سے ملا اور اس سے اس کے مالدار ہونے کا راز دریافت کیا۔ فہیم نے کہا "میرے دوست! برما میں یہ کام مشکل نہیں ہے۔ وہاں تو جس سے جتنا چاہو روپیہ بغیر کسی تحریر کے قرض لے لو۔ اور جو چاہو تجارت کرو۔ اس میں کوئی روک نہیں"۔ یہ سن کر عتیق بہت خوش ہوا۔ اس نے سوچا کہ وہاں جاکر کسی بڑے ساہوکار سے روپیہ بطور قرض لوں گا۔ اور دو چار دن بعد واپس آجاؤں گا۔ پھر کون پوچھے گا۔ ساری عمر بیٹھ کر آرام سے کھائیں گے۔

چنانچہ یہ سوچ کر اس نے اپنا سامان بیچ کر سفر کا خرچ مہیا کیا۔ اور چند دن بعد برما جانے کیلئے روانہ ہو گیا۔ اسے اس خیال نے اندھا کر دیا تھا کہ چند دن بعد وہ ایک مالدار کی حیثیت سے واپس لوٹے گا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جب وہ برما پہنچا تو گاڑی سے اتر کر سیدھا شہر کے ایک بہت بڑے ساہوکار کے پاس چلا گیا۔ گھر پہنچ کر اسے پتہ چلا کہ وہ پاس ہی کے ایک دوسرے شہر میں کسی ضروری کام کی وجہ سے گیا ہوا ہے۔ کل واپس آجائے گا۔ چنانچہ اگلے دن پھر وہ اس کے مکان پر پہنچا۔ ساہوکار کو اطلاع دی گئی کہ ایک آدمی ہندوستان سے چل کر یہاں تجارت کی غرض سے آیا ہے اور وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ ساہوکار نے فوراً اسے اپنے پاس بلا لیا اور علیک سلیک کے بعد اس سے آنے کا مقصد دریافت کیا۔

عتیق نے کہا "سرکار رات کا بھوکا ہوں۔ اگر کچھ تھوڑا سا کھانے کو مل جائے تو پھر میں اچھی طرح اپنا مقصد بیان کر سکوں گا"۔

ساہوکار کے حکم کے مطابق اسی وقت اس کے سامنے کئی قسم کے بہترین کھانے چنے گئے۔ اس نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پھر اس کے بعد بڑی عاجزی سے کہنا شروع کیا:۔

"میں ایک ہندوستانی ہوں۔ برما میں تجارت کی غرض سے آیا تھا لیکن میرا سب روپیہ اور مال و اسباب راستہ ہی میں لوٹ لیا گیا۔ اب سوچتا ہوں کہ کیا کروں۔ آپ کی تعریف سنی تھی چنانچہ سیدھا یہاں چلا آیا۔ یہاں پر میرا کوئی بھی واقف نہیں"۔

ساہوکار نے جب یہ سنا تو اسے عتیق پر بڑا ترس آیا اس نے پوچھا "تمہارے پاس کل کتنا روپیہ تھا؟"

"میرے پاس تقریباً تیس ہزار تھا"۔ عتیق نے جواب دیا۔

"اب کیا چاہتے ہو؟" اس نے پھر پوچھا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عتیق نے کہا "اگر آپ کی کرپا سے مجھے پچیس تیس ہزار روپیہ مل جائے۔ تو میں یہاں کام شروع کر دوں پھر چند دنوں میں واپس کر دوں گا۔ اور آپ کا احسان تا زندگی نہ بھولوں گا"

ساہوکار نے کہا "بہت بہتر تم بہت زیادہ دکھی معلوم ہوتے ہو۔ کل آنا میں تمہارے لئے روپیہ کا انتظام کر دوں گا"

عتیق وہاں سے خوش خوش واپس آیا کہ چلو کچھ تو امید ہوئی۔ رات اس نے بڑی بے صبری سے بسر کی۔ اگلے دن صبح سویرے ہی وہ ساہوکار کے ہاں جا پہنچا۔ لیکن وہاں جا کر اسے معلوم ہوا کہ آج صبح ساہوکار کا جوان لڑکا حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اچانک فوت ہو گیا ہے۔ اس نے سوچا اس وقت جا کر روپیہ مانگنا مناسب نہیں۔ اب مجھے کم از کم دس دن اور انتظار کرنا ہوگا۔ یہ خیال کر کے وہ واپس چلا آیا۔

یہ دس دن بھی اس نے بڑی مشکل سے گزارے اور آخر گیارھویں دن وہ پھر ساہوکار کے گھر گیا۔ ساہوکار نے پوچھا "تم اگلے دن کیوں نہیں آئے تھے؟"

عتیق نے کہا "اس دن میں نے سنا تھا کہ آپ کا جوان لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نے روپیہ مانگنا مناسب نہ سمجھا"

"کیوں مناسب نہ سمجھا؟"۔ ساہوکار نے حیرانی سے پوچھا۔

"کیونکہ ہم میں رواج ہے کہ اس دن گھر والے روتے پیٹتے ہیں اور دس دن تک بہت زیادہ افسوس کرتے ہیں" عتیق نے جواب دیا۔

ساہوکار نے کہا "تو پھر میرے پاس تمہارے لئے روپیہ نہیں ہے"

"کیوں جناب؟" عتیق نے حیرت اور خوف کے ملے جلے جذبات سے کانپتے ہوئے پوچھا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ساہوکار نے کہا "خدا تعالےٰ جو سب سے زیادہ طاقتور ہے اور سب جہانوں کا مالک ہے تم اس کی امانت واپس کرتے وقت روتے پیٹتے اور چیختے چلاتے ہو اور افسوس کرتے ہو تو میں جو ایک کمزور سا انسان ہوں۔ میری امانت تم کب واپس کرو گے۔ اس لئے میں تمہیں روپیہ نہیں دے سکتا۔"

عتیق اپنے دل میں بہت شرمندہ ہوا۔ اور کفِ افسوس ملتا ہوا وہاں سے ناکام و نامراد واپس آیا۔

سچ ہے۔ کہ جیسی نیت ویسی مراد۔

شاہین قیصر
ٹنڈو آدم

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کہانیاں ہی کہانیاں

ایک بیوقوف ایک بیوقوف تھا گھر سے نکلا تو دیکھا کہ چند لوگ کنواں کھود رہے ہیں۔ ایک آدمی کنوئیں میں تھا۔ بے وقوف نے دیکھا تو کہنے لگا۔ اللہ تجھے یہیں رکھے۔ لوگوں کو غصہ آیا اور اس کو خوب مارا۔ روتا روتا گھر آیا۔ ماں نے کہا کہ بیٹا یہ تمہاری غلطی تھی۔ تمہیں کہنا چاہیئے تھا۔ کہ اللہ تجھے جلد یہاں سے نکالے۔ دوسرے دن پھر وہ نکلا تو ایک برات لاری میں سوار تھی۔ بے وقوف کہنے لگا اللہ تجھے جلد لاری سے نکالے۔ لوگوں کو غصہ آیا۔ اور اسے خوب مارا گھر آیا تو ماں نے کہا کہ تجھے کہنا چاہیئے تھا کہ تو اسی طرح رہے دوسرے دن باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک مکان کو آگ لگی ہوئی ہے۔ کہنے لگا۔ تو اسی طرح رہے۔ لوگوں نے پھر مارا۔ ماں نے کہا تو اچھا کرتا تو ایک بالٹی پانی کی اس کے اوپر ڈالتا۔ دوسرے دن نکلا تو کچھ لوگ برات کی روٹی پکا رہے تھے۔ اس نے ایک بالٹی پانی کی آگ پر ڈال دی آگ بجھ گئی لوگوں نے اسے اتنا مارا کہ چلنا مشکل ہو گیا۔

مبارک احمد باجوہ چک ۳۳ جنوبی

ایک غلام اور شیر پرانے زمانے میں ایک غلام تھا۔ اسے اپنے مالک کی طرف سے بہت دکھ اور تکلیف پہنچتی تھی۔ اس لئے وہ ایک دن اپنے گھر سے بھاگ گیا۔ اور مدت تک بیابانوں اور جنگلوں میں مارا مارا پھرتا رہا۔ ایک دن صبح کے وقت وہ ایک غار کے پاس لیٹا ہوا تھا۔ کہ اسے ایک

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

شیر کی آواز سنائی دی۔ غلام شیر کی آواز سن کر بہت ڈرا۔ اور اپنے آپ کو چھپانے لگا۔ لیکن ابھی وہ چھپ ہی رہا تھا۔ کہ شیر ایک قریبی غار سے نکل آیا۔ شیر غلام کو دیکھ کر چپ چاپ آگے بڑھا۔ غلام بہت ڈرا کہ شیر اسے کھا جائے گا۔ لیکن جب شیر لنگڑاتا ہوا چپ چاپ آگے چلا تو اس کا خوف دور ہو گیا۔ شیر نے آگر غلام کے زانو پر سر رکھ دیا۔ غلام نے دیکھا کہ اس کے پاؤں میں ایک بڑا کانٹا لگا ہوا ہے۔ اور پاؤں سوجا ہوا تھا۔ غلام نے آہستہ سے شیر کے پاؤں سے کانٹا نکال دیا۔ کانٹا نکالنے تک شیر چپ چاپ بیٹھا رہا۔ جب کانٹا نکل گیا۔ تو شیر نے اٹھ کر اس کے ہاتھوں کو چاٹا اور غلام کے گرد چکر لگائے۔ اور پھر واپس اپنے غار کی طرف چلا گیا۔ شیر کے جانے کے بعد غلام مطمئن ہو گیا۔ اور اپنا سفر جاری رکھا۔ ایک دن راستے میں اس کی ایک ایسے گروہ سے ملاقات ہو گئی۔ جو اس کے تعاقب میں آرہا تھا۔ ان لوگوں نے اس کو گرفتار کر لیا۔ اور شہر کو لے گئے۔ مالک نے اس کو دیکھ کر نوکروں اور غلاموں کی عبرت کیلئے حکم دیا۔ کہ اسے اس شیر کے سامنے ڈالا جائے جو چند دن ہوئے گرفتار کیا گیا تھا۔ اور کئی دنوں سے بھوکا ہے چنانچہ غلام کو شیر کے سامنے ڈال دیا گیا۔

لیکن جب اسے شیر کے سامنے ڈالا گیا۔ تو لوگوں کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب شیر غلام کو دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ چاٹے اور اس کے گرد چکر لگانے لگا۔

یہ وہی شیر تھا۔ جس کے پاؤں سے غلام نے جنگل میں کانٹا نکالا تھا۔ جب اس کے مالک نے یہ حال دیکھا تو غلام کو بمعہ شیر کے آزاد کر دیا۔

عبدالودود خاں چارسدہ تحصیل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

فقیر کی دُعا

اکبر باپ کی انگلی پکڑے بازار جاتا تھا کہ ایک اپاہج لنگڑا فقیر ملا۔ اکبر نے ترس کھا کر اسے پیسا دیا۔ فقیر نے خوش ہو کر دُعا دی۔ بیٹا! خوش رہو۔ جیتے رہو۔ عمر دراز ہو۔ بیاہ ہو۔ پڑھو لکھو۔ کماؤ دھماؤ۔ آپ کھاؤ۔ اوروں کو کھلاؤ۔ باپ نے کہا۔ دیکھا اکبر! خیرات کیسی اچھی چیز ہے! ایک پیسے میں فقیر نے تمہیں کتنی دعائیں دی ہیں!۔

(مرسلہ منصور احمد مقبول)

آری دریا میں گر پڑی

ایک غریب لڑکا ایک درخت سے لکڑی کاٹ رہا تھا اچانک اس کی آری ندی میں گر پڑی۔ لڑکا زار زار رونے لگا اس کے رونے کی آواز سُن کر ایک فرشتہ آیا۔ اور اس نے لڑکے سے پوچھا کہ تو کیوں رو رہا ہے۔ لڑکے نے فرشتے کو واقعہ سنایا۔ فرشتے کو لڑکے پر رحم آیا۔ اور اس نے ندی میں غوطہ لگایا۔ اور ایک سونے کی آری نکال کر لڑکے سے پوچھا کہ یہ آری تمہاری ہے؟ لڑکے نے کہا۔ یہ آری میری نہیں ہے۔ دوسری دفعہ پھر فرشتے نے غوطہ لگایا۔ اور ایک چاندی کی آری نکال کر لڑکے کو دکھائی۔ لڑکے نے پھر انکار کیا کہ یہ آری میری نہیں ہے۔ تیسری دفعہ پھر فرشتے نے غوطہ لگایا اور لوہے کی آری نکال کر لایا۔ لڑکا لوہے کی آری دیکھ کر خوشی سے چلّا اٹھا کہ یہی آری میری ہے فرشتے نے لڑکے سے کہا۔ میں تیری دیانت پر بہت خوش ہوں اور یہ سونے کی اور چاندی کی آریاں بھی تمہیں انعام میں دیتا ہوں۔

کرشن جمال احمد۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بھالو میاں

بھالو میاں اپنی غار سے جو نیچے کونے میں ہے باہر سیر کو نکلے ہیں مگر واپسی کا راستہ نہیں پا رہے۔ مہربانی کر کے انہیں واپس پہنچنے میں مدد دیجئے اور ثواب حاصل کیجئے۔ خدمتِ خلق کا آپ کے لئے ہم نے ایک موقع پیدا کر دیا ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رنگا رنگ کی چیزیں

مختصر مگر دلچسپ

مختصر مہمانوں کے استقبال کیلئے ایک شخص دروازے میں کھڑا تھا۔ گھر والے نے اس کو ہدایت کر دی تھی۔ کہ جو آئے اس کا نام بلند آواز سے پکارے چنانچہ ایک خاندان کے آنے پر وہ پکارا "مسٹر جوئز۔ مسز جوئز۔ ماسٹر جوئز اور مس جوئز تشریف لائے ہیں"۔

گھر والے نے ڈانٹ کر کہا مختصر پیرایہ میں اعلان کرنا چاہیئے ——

اتفاق سے دوسرا خاندان مسٹر آنہ کا تھا۔ چنانچہ مسٹر آنہ کے خاندان کے چار افراد مسٹر آنہ اس کی بیوی مسز آنہ، بیٹا ماسٹر آنہ اور بیٹی مس آنہ آئے۔ دربان نے چلا کر کہا:۔ "لیجئے صاحب! چونی آگئی"!

(زین العابدین انور۔ قادیان)

کار کا گیئر بدل ڈالا! کسی شہر میں ایک بہت ہی امیر آدمی رہتا تھا لیکن جس قدر وہ امیر تھا۔ اسی قدر اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اپنے حلقۂ احباب اور سارے شہر میں مشہور تھا۔ بڑی بڑی مجلسوں میں اکثر اس کی بیوقوفی کی مثال دی جایا کرتی تھی۔

ایک دفعہ اس نے کار خریدنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ دوستوں کے صلاح و مشورے سے اس نے ایک قیمتی کار خرید لی۔ اس کے بعد کوئی ایماندار ڈرائیور رکھنے کا سوال پیدا ہوتا تھا۔ اس کے دوستوں نے اسے بتایا کہ آج کل لوگ بہت چور اچکے ہوتے ہیں۔ اور ڈرائیور اکثر کار کی چیزیں بدل لیتے ہیں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اس لئے ڈرائیور کے انتخاب میں انتہائی احتیاط سے کام لینا۔

آخر کچھ دنوں کی تگ و دو کے بعد اسے ایک تجربہ کار اور ایماندار ڈرائیور مل گیا۔ پہلے ہی روز جب ڈرائیور مالک کے ساتھ کار لے کر نکلا تو اس نے کار چلاتے وقت کار کا گیئر بدلا جس سے کچھ آواز پیدا ہوئی۔ کار کے مالک نے جھٹ چونک کر ڈرائیور سے پوچھا۔

"کیا کر رہے ہو؟"

"گیئر بدلا ہے حضور!" ڈرائیور نے جواب دیا۔

کار کے مالک نے جھپٹ کر ڈرائیور کی گردن دبوچ لی اور کہا "تجھے شرم نہیں آتی دن دہاڑے ڈاکہ ڈالتے ہوئے میرے سامنے ہی میری چیزیں اور پھر پہلے ہی دن بدلنے لگ گئے ہو؟"

(امتہ اللطیف نصرت قادیان)

آپ کی ذہانت کا امتحان

سوال:۔ ایک مالک نے اپنے نوکر کو سو روپے (۱۰۰/-) دے کر کہا۔ کہ سو کے سو روپے میں سو پرندے خرید لاؤ۔ جس میں سے کچھ "طوطے" ہوں اور کچھ "مینا" اور باقی "چڑیا" ہوں نوکر جب بازار گیا۔ تو وہاں "طوطے" کی قیمت چار روپے فی طوطا، "مینا" کی قیمت ایک روپیہ فی "مینا" اور "چڑیا" ایک روپے کی بیس (۲۰) بکتی تھیں۔ بتایئے کہ وہ کتنے طوطے کتنے مینا اور کتنی چڑیاں خریدے۔ کہ سو روپیہ (۱۰۰/-) میں پورے سو پرندے آ جائیں۔

(جواب صفحہ ۲۴ پر) فیض محمد خان آف لوٹی ضلع مردان

سب سے زیادہ

(۱) دنیا میں سب سے آباد شہر۔ لنڈن

(۲) دنیا میں سب سے گہرا سمندر۔ بحر الکاہل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

(۳) دنیا میں سب سے گرم خطّہ - صحرائے اعظم (افریقہ)
(۴) دنیا میں سب سے آباد ملک - آباد ملک چین
(۵) دنیا میں سب سے گہری جھیل - بیکال (روس)
(۶) دنیا میں سب سے زیادہ بارش کا مقام - چرا پونجی
(۷) دنیا میں سب سے گرم مقام - عزیزیہ (صحرائے اعظم)
(۸) دنیا میں سب سے سرد مقام - درخویانسک (سائبیریا)
(۹) دنیا میں سب سے اعلیٰ بندرگاہ - سڈنی (آسٹریلیا)
(۱۰) دنیا میں سب سے گنجان آباد علاقہ - جاوا (انڈونیشیا)

(نبیر انجم)

جواب دیجئے

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔ اگلے شمارہ میں صحیح جوابات اور ایسے بچوں کے نام شائع کئے جائیں گے جو ہمیں ۳۰ ستمبر تک ان کے صحیح جوابات بھجوائیں گے۔ آپ بھی کوشش کر دیکھیں۔

(ادارہ)

۱- منارۃ المسیح کہاں واقع ہے؟
۲- حضرت مسیح موعودؑ کے لباس کے بارہ میں آپ کیا جانتے ہیں؟
۳- مردوں میں سے سب سے پہلے کس نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی؟
۴- خواتین میں سے سب سے پہلے آپؑ کی بیعت کس نے کی؟
۵- درثمین کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
۶- احمدیوں کی تعداد کس ملک میں زیادہ ہے؟
۷- قادیان کے چھ محلوں کے نام بتائیے؟
۸- کیا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی کسی رسالہ یا اخبار کے ایڈیٹر رہے ہیں؟

(مرتبہ مودود احمدؐ خاں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ستاروں کو دیکھ کر

چمکتے ہوئے ننھے ننھے ستارو ۔ فضا میں دمکتے ہوئے ماہ پارو
مسافر ہو تم منزلِ آسماں کے ۔ ہو تم راہروِ عرش کے کہکشاں کے
کوئی تم میں نیلم کوئی تم میں لالہ ۔ ہو تم پھول یا موتیوں کی ہو مالا
فضائیں تمہاری دمکتی ہیں تم سے ۔ زمینیں بہت سی چمکتی ہیں تم سے
ہو پابندِ قانون وابستہ باہم ۔ اڑاتے ہو مل کر ضیاؤں کا پرچم

تمہیں دیکھ کر وہ نظر آئی ہستی
کہ آباد ہے جس کے دم سے یہ بستی
اُسی نے ستاروں کی تھامیں لگامیں
اُسی کے ہیں قبضے میں ان کی طنابیں
وہی ذات جس کا کہ ہے نام اللہ
اسی کا بنونگا میں اک نیک بندہ

شیخ عبدالقادر لائلپوری

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیاں

جواب صحیح ہو تو تب بات ہے

(سلمان مسعود)

پہیلیوں کا جواب بتانا کمال نہیں۔ کمال تو جب ہے کہ جواب سولہ آنے صحیح ہو۔ دیکھیں آپ میں سے کتنے بچے یہ کمال کر دکھاتے ہیں۔ ہاں تو ذرا دماغ لڑا کر ذیل کی پہیلیاں تو حل کیجئے۔

(۱) نور کی مشعل اڑتی دیکھی
بجھتی دیکھی جلتی دیکھی
گویا ہوا میں چنگاری کی
آنکھ مچولی ہوتی دیکھی

(۲) بے زباں ہے بولتا ہے ہر زباں
کُل جہاں کے رانہ ہیں اس پر عیاں
بولنے میں اس کے ایسا راز ہے
جسکو دیکھو گوش بر آواز ہے
جو کہے سب کو ہے وہ دل سے قبول
خواہ سُن کر خوش ہو یا کوئی ملول
سُن لو اس سے شرق کی اور غرب کی
اہن کی صلح کی جنگ و حرب کی
کون ہے کیا نام ہے کچھ تو کہو
ہے قسم تم کو نہ ہرگز چپ رہو

(۳) لمبی چھچھوندر ایک سفید
سبز ہے جس کی ساری دم
گوشت ہے اس کا کھاری بہت
کھاتے ہیں جس کو ہم اور تم

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دھوکہ کھا گئے

گذشتہ پرچے کی پہیلیوں میں بچے آخر دھوکہ کھا ہی گئے شاید کھانے کو کچھ اور نہ ملا ہوگا۔ نہ جانے کیوں بہت سے بچے کھُرپے کو سانپ سمجھ بیٹھے۔ ارے بھئی کھُرپا سانپ کیسے بن سکتا ہے۔ ہم نے تو ایسا تماشہ کبھی دیکھا نہیں کہ کھُرپا سانپ بن گیا ہو۔ کھُرپے کو سانپ سمجھنے والے بچے ذرا غور کریں سانپ کبھی کھُرکھُر کرتا ہے۔ کیا وہ گھاس کے علاوہ اور کہیں نہیں چلتا۔ اور کیا وہ گھاس میں رُک رُک کر چلتا ہے۔ ایک بات بھی تو ایسی نہیں جو سانپ پر چسپاں ہوتی ہو۔ آیا سمجھ میں جناب! پہیلیوں کے اصل جواب یہ ہیں:۔

پہلی پہیلی کا جواب:۔ (چھتری)

دوسری پہیلی کا جواب:۔ (انڈا)

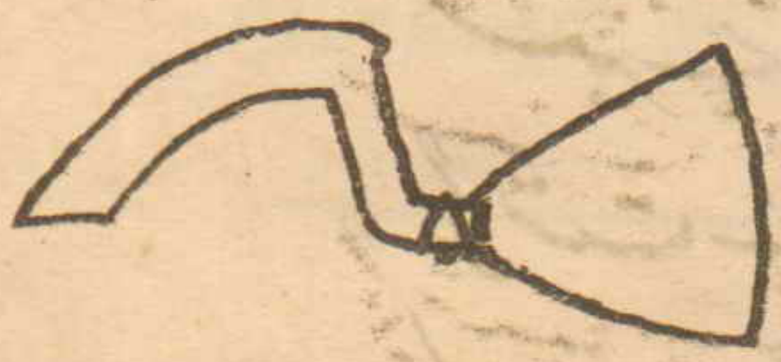

تیسری پہیلی کا جواب:۔ (کھُرپا)

(صحیح حل بتانیوالوں کے نام اگلے صفحہ پر دیکھیں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سبھی شاباش کے مستحق ہیں

دھوکہ نہیں کھایا تو صرف انہوں نے جن کے تینوں پہیلیوں کے جواب صحیح ہیں۔ ان کی ذہانت قابل داد ہے۔ باقی بچے بھی کچھ کم شاباش کے مستحق نہیں انہوں نے آخر دماغ تو لڑایا اور جس نتیجہ پر پہنچے اسے لکھ بھیجا۔ تینوں پہیلیوں کا نہ سہی دو کا جواب تو صحیح نکلا اور اگر دو بھی نہیں تو ایک پہیلی تو کہیں گئی نہیں۔ ان سب بچوں اور بچیوں کے نام علی الترتیب درج ذیل ہیں:۔

تینوں پہیلیوں کا صحیح حل بتانیوالے امۃ المالک فرخ منٹگمری۔ بشریٰ شاہین ملتان۔ محمود احمد ناصر اور محمد شریف بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ حمیدہ بیگم اور رشیدہ بیگم ہلالپور ضلع سرگودہا۔ مبارک احمد باجوہ چک ۳۳ ج ضلع سرگودہا۔ ناصر احمد صدیقی میانی ضلع سرگودہا۔ عبدالعزیز، محمد اسلم شاد اور عبدالرشید خالد چک منگلہ سرگودہا۔ مودودہ طلعت، لئیقہ برلاس اور شاہد احمد سعدی راولپنڈی۔

دو پہیلیوں کا صحیح حل بتانیوالے رضیہ بیگم قادیان۔ نورالدین غالب۔ شاہدہ خاتون اور بشریٰ بیگم کلکتہ۔ بشریٰ یاسمین لاہور۔ راحیل نعمی سانگلہ ہل۔ محمد عثمان خان اور امینہ خانم ادکاڑہ۔ وقار احمد اور سلیم احمد سیالکوٹ۔ منظور احمد پھلوار ضلع سیالکوٹ۔ زکیہ قزوین قمر سرگودہا۔ عبدالعزیز خان سلیم احمد، عبدالستار خاں اور عبدالغفار خان خوشاب۔ فیض محمد خان ٹوپی ضلع مردان۔ انور احمد پشاور افضال احمد منیر ڈگری، عبدالستار سکھر۔ صادق احمد دریا خاں مری ضلع نواب شاہ، محمد احمد قمر میرپور خاص امۃ الکریم بقاپوری اور زاہدہ تسنیم کراچی۔ سید منصور محمود، سید اقبال محمود اور سیدہ درثمین راولپنڈی وسیم احمد، ذبیح اللہ عاصم، نسیم احمد کلکو، پرویز احمد طارق، سید ارشد احمد شمیم، امین رفعت، کلیم اللہ فیضی۔

ایک پہیلی کا صحیح حل بتانیوالے امۃ النصیر ملک حیچہ وطنی۔ شیر علی خان بشارت ٹوپی ضلع مردان۔ طاہرہ بیگم سانگھڑ۔ محمود احمد انور بنی سرلوڈ۔ صالح محمد خان ربوہ۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

خریداران تشحیذ کیلئے

۱۔ بعض خریدار ایک لمبے عرصہ کے بعد ہمیں لکھتے ہیں کہ فلاں فلاں مہینے کا پرچہ نہیں ملا۔ حالانکہ صحیح طریق یہ ہے کہ اگر کسی ماہ کی بیس تاریخ تک پرچہ نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ ۲۵ تاریخ تک ہمیں اطلاع ضرور بھجوا دی جائے۔ اس کے بعد جو اطلاع آتی ہے۔ اس کی تعمیل کرنا دفتر کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ گذشتہ مہینوں کے پرچے دفتر میں موجود ہوں۔

۲۔ بعض خریدار یہ شکایت کرتے ہیں کہ پرچہ انہیں مہینے میں صرف ایک بار ملتا ہے۔ دو بار نہیں ملتا۔ ایسے خریداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پرچہ دراصل پندرہ روزہ ہی ہے۔ لیکن بعض انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے سردست ہم ہر ماہ دو پرچے اکھٹے ہی شائع کرتے ہیں۔

۳۔ پرچہ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ کو باقاعدگی کے ساتھ پوسٹ کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر بیس تاریخ تک آپ کو پرچہ نہ ملے تو آپ کو چاہیئے کہ فوراً ہمیں اطلاع بھجوا دیں۔

۴۔ جن خریداران کا چندہ ختم ہو جاتا ہے۔ انہیں ہم پہلے خط کے ذریعے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اگر آپ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۴-۲۵-۲۶-اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اپنے دلچسپ۔ مفید اور تربیتی پروگرام کے لحاظ سے اطفال کا یہ اجتماع انفرادی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوتے ہیں۔ جیتنے والوں کو انعام ملتے ہیں۔ تربیتی پروگرام کے تحت انہیں اچھی اچھی اور مفید تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔ محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ان سے خطاب فرماتے ہیں۔ بچے رات دن کے جملہ اوقات یہیں گذارتے ہیں۔ خود ساختہ خیموں میں رہتے ہیں۔ اور ایک باقاعدہ تنظیم کے ساتھ مقابلوں اور دوسرے کاموں میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ بچے پورے ذوق و شوق اور دلچسپی کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوں گے۔ اور ان فوائد و برکات سے مستفید ہوں گے۔ جو اس اجتماع کا خاصہ ہیں۔

ہر طفل کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سالانہ اجتماع کا چندہ ۸ر ادا کرے۔ خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو رہا ہو۔ یا شامل نہ ہو رہا ہو۔ مجلس یہ چندہ مرکز کو بھجوا دیگی۔ اخراجات اور انتظام میں سہولت کا تقاضا ہے۔ کہ یہ چندہ اجتماع سے کافی دیر پہلے پہنچ جائے۔ اس لئے ستمبر کے آخر تک سارا چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دینا ضروری ہے۔

اطفال آتے ہوئے اپنے خیمہ کا ضروری سامان (جس کی تفصیل اگست اور ستمبر کے تشحیذ میں دی گئی ہے) ناشتہ کے لئے بھنے ہوئے چنے، موزوں بستر اور کھانے کے لئے برتن ہمراہ لائیں۔ بعض مجالس خیمہ کا ضروری سامان فراہم کئے بغیر یہاں پہنچ

اور مکمل تیاری کے ساتھ اطفال کو اجتماع میں بھجوائیے۔ کھانے کا انتظام مرکز کے سپرد ہوتا ہے۔ اور کسی پریشانی اور بدنظمی کے بغیر ہر طفل کو کھانا مہیا کر دیا جاتا ہے۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

علمی مقابلے (۱) تقریری مقابلہ (۲) تحریری مقابلہ (۳) تلاوتِ قرآن حکیم
(۴) نظم خوانی (۵) عام معلومات (۶) بیت بازی
(۷) آذان (۸) پرچۂ ذہانت (۹) حفظِ قرآن پاک

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تقریری مقابلہ:۔ تقریر کے لئے کم از کم چار منٹ اور زیادہ سے زیادہ چھ منٹ دیئے جائیں گے ہر مجلس اپنی طرف سے ایک مقرر بھجوا سکتی ہے۔ تقریری مقابلے کے موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ احمدی بچوں کا مقام اور ان کے فرائض۔
۲۔ اسلام امن کا مذہب ہے۔
۳۔ خلافت ایک قیمتی ورثہ ہے۔
۴۔ جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں۔

تحریری مقابلہ:۔ کوشش کی جائے۔ کہ اس مقابلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ اطفال کو تیار کیا جائے۔ ہر طفل اپنے لئے کاغذ قلم اور دوات کا انتظام خود کرے گا۔ حوالہ جات سے مدد لینے کی اجازت ہوگی۔ مقابلہ کے لئے ڈیڑھ گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل موضوعات میں سے کسی ایک موضوع پر منتظم علمی مقابلہ جات کی نگرانی میں مضمون لکھنا ہوگا۔

۱۔ مجھے احمدیت کیوں پیاری ہے۔
۲۔ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے فوائد۔
۳۔ بڑوں کا ادب۔
۴۔ ہم کو ہے تشحیذ پیارا!

ہر مجلس اپنے طور پر مقابلہ کروا کر اوّل اور دوم آنے والے اطفال کے ناموں سے مرکز کو اطلاع دے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عام معلومات:- یہ مقابلہ بے حد دلچسپ ہوتا ہے۔ بچوں سے دینی، تاریخی، جغرافیائی اور سیاسی سوالات کے علاوہ بعض مزیدار باتیں پوچھی جاتی ہیں۔ باقی اطفال اس دلچسپ مقابلے سے خوب لطف لیتے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوتا ہے۔ اور سوال و جواب دُور تک سُنے جاتے ہیں۔

بیت بازی:- اس کے متعلق یاد رہے۔ کہ آئندہ صرف اور صرف درثمین اور کلام محمود کے اشعار پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ قائدین کرام، زعماء صاحبان اور مربیان مجالس تمام اطفال تک یہ ہدایت پہنچا دیں۔ کہ آئندہ بیت بازی میں صرف انہی دو کتابوں کے اشعار پڑھے جا سکیں گے۔ اس بارہ میں کسی استثناء کی گنجائش نہیں ہے۔

پرچہ ذہانت:- تمام اطفال کا اس پرچہ میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ انہیں چھپے ہوئے پرچے دیئے جائینگے۔ مختصر سے جوابات کیلئے بیس منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

ورزشی مقابلے (۱) فٹ بال (۲) کبڈی (۳) پیغام رسانی
(۴) جھنڈا جنگ (۵) اونچی چھلانگ (۶) لمبی چھلانگ
(۷) دوڑیں ۱۰۰ گز، ۲۲۰ گز، ۴۴۰ گز اور تین ٹانگ کی دوڑ (۸) مشاہدہ و معائنہ

فٹ بال، کبڈی اور جھنڈا جنگ کی ہر ٹیم گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوگی۔

پیغام رسانی:- اس مقابلہ میں شامل ہونے والی ہر ٹیم چار کھلاڑیوں پر مشتمل ہوگی۔ اس مقابلہ میں جتنی زیادہ سے زیادہ ٹیمیں شامل ہونا چاہیں ہو سکتی ہیں۔

مذکورہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے اطفال کے ناموں سے ۵ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ نیز اطلاع دیں کہ آپ کی مجلس سے کتنے اطفال اجتماع میں شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ بچوں کو ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیار کرنا شروع کر دیجئے۔ تا وہ زیادہ بہتر طور پر اجتماع سے لطف اندوز اور بہرہ ور ہو سکیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جو بچہ پورے پندرہ سال کا ہو چکا ہو۔ وہ اصولاً خدام الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے۔ خواہ ابھی اس نے فارم رکنیت پُر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تاکہ الگ معلوم نہ ہو بہر حال وہ مجلس اطفال کی رکنیت سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی ایسے بچے کو جو پورے پندرہ سال کا ہو چکا ہو۔ اجتماع اطفال میں شمولیت کیلئے نہ بھجوائیے۔ اسے خدام کے اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے۔ ہر مجلس کے اطفال کے ساتھ ان کے مربی کا بھی اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہے۔ ایک خیمے میں زیادہ سے زیادہ دس اطفال کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس کے لئے حزب بندی بھی جلد از جلد مکمل ہو جانی چاہیئے۔

ان تمام امور کے علاوہ بچوں کی دلچسپی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا دفتر بھی اجتماع کے دنوں میں مقام اجتماع میں منتقل کر دیا جائے گا۔ اچھے اچھے مضمون، دلچسپ کہانیاں، چٹ پٹے لطیفے۔ مزیدار نظمیں اور اسی طرح کی دوسری چیزیں ساتھ لائیے۔ تشحیذ کی بہتری کے لئے تجاویز سوچئے اور اجتماع کے دنوں میں ہم سے مل کر اپنے رسالے کو کامیاب بنانے کی کوشش کیجئے۔

خدا آپ کے ساتھ ہو۔

(شیخ) خورشید احمد

مہتمم اطفال الاحمدیہ

مرکزیہ

ربوہ

(ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نہ ہوئی تو ہم اگلا پرچہ وی پی کر دیں گے۔ لیکن افسوس کہ اطلاع بھجوا دینے کے باوجود بہت سے خریدار وی پی بھی واپس بھجوا دیتے ہیں۔ اور کوئی اطلاع بھی نہیں دیتے۔ یہ رویّہ رسالہ کی مالی حالت کو حد درجہ نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ (مینجر)

آپ کے خطوط

★ محترم ایڈیٹر صاحب رسالہ تشحیذ! السلام علیکم

آپ کا رسالہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ بچے اور بڑے بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ جولائی کے شمارہ میں ریحانہ میر صاحبہ کا مضمون "جب امّی گھر پر نہیں تھیں" بہت پسند آیا۔ اس نیک نمونہ میں تشحیذی بچوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ (خاکسار۔ زین العابدین انور۔ قادیان)

★ جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ تشحیذ!

رسالہ تشحیذ الاذہان بہت ہی دلچسپ اور نصیحت آموز رسالہ ہے۔ امید ہے آپ اسے اور زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش کریں گے۔ احمدی بچوں اور بچیوں کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو خود خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں۔ (صادق احمد دریا خاں۔ مری)

★ محترم ایڈیٹر بھائی۔

میں رسالہ کو شوق سے پڑھتی ہوں بعض غیر احمدی ہم جماعت لڑکیاں مجھ سے رسالہ مانگ کر پڑھتی ہیں۔ اور میں بڑی بے قراری سے رسالہ کا انتظار کرتی رہتی ہوں۔

(شمع راٹھور سیالکوٹ)

تشحیذ الاذہان　　یکم و ۱۵ ستمبر ۱۹۵۸ء　　رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۸ء

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دعا

عبدالحمید خان۔ شوقؔ۔ لاہور

پروردگار آئے ہیں تیری جناب میں　　دستِ دعا اٹھائے ہوئے اضطراب میں

ہم بیکسوں کا ایک سہارا تو ہی تو ہے　　کوئی نہیں ہمارا۔ ہمارا تو ہی تو ہے

جس کو فنا نہیں وہ سہارا تو ہی تو ہے　　کشتی و ناخدا و کنارا تو ہی تو ہے

راہِ ہدیٰ پہ چلنے کی توفیق بخش دے　　قرآن روز پڑھنے کی توفیق بخش دے

علم و عمل میں آپ ہم اپنی نظیر ہوں　　مردانِ حق شناس ہوں روشن ضمیر ہوں

تیرے کرم سے قوم کے خدام بن سکیں　　بندوں کے خیر خواہ۔ دل آرام بن سکیں

ناکامیوں سے دور رہے اپنی زندگی　　دکھ درد رنج و غم نہ سہے اپنی زندگی

پکڑیں نہ بھول کر بھی ضلالت کا راستہ　　حاصل ہو زندگی میں ہدایت کا راستہ

جب بھی ملیں کسی سے تو پہلے سلام ہو　　جب بھی کریں کلام تو شیریں کلام ہو

یارب نہ کیجیو ہمیں اہل حسود سے　　ہر اک ہو بہرہ یاب ہمارے وجود سے

ایمان بخش دے ہمیں عزت نصیب ہو

اے شوقؔ اتحاد کی دولت نصیب ہو　　ع